



سوال

(365) لے پاک کا حصہ

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میر ایک بیٹا ہے اور میں نے اپنے بھوپہ بھی زاد سے ایک بیٹا لے کر پالا ہے، اسے پڑھایا اور اس کی شادی کر دی ہے، اب میں چاہتا ہوں کہ وہ اپنے باپ کے پاس چلا جائے، کیا وہ میری جائیداد سے حقدار ہوگا، کتاب و سنت کی روشنی میں میری راہنمائی کریں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

کسی دوسرے کے بچے کو اپنی گود میں لینا اسے لے پاک کہا جاتا ہے، اس کے متعلق ہمارے معاشرہ میں بہت غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں۔ مثلاً جو آدمی کسی دوسرے کا بیٹا لیتا ہے اس کی نسبت اپنی طرف کرتا ہے۔ سکول وغیرہ میں داخلہ کے وقت والد کے خانہ میں اپنا نام لکھواتا ہے، حالانکہ وہ اس کا نہ حقیقی بیٹا ہے اور نہ ہی پرورش کنندہ کو حقیقی والد قرار دیا جاسکتا ہے قرآن کریم نے اس کا سختی سے نوٹس لیا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے: **”تم ان متبنیٰ بیٹوں کو ان کے باپ کے ناموں سے پکارا کرو۔“** [1]

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا زید رضی اللہ عنہ کو اپنا متبنیٰ بنا لیا تو ہم لوگ انہیں زید بن محمد کہہ کر پکارتے تھے، جب کہ مذکورہ آیت نازل ہوئی تو ہم انہیں زید بن حارثہ ہی کہنے لگے۔ [2]

اس طرح یہ بھی حکم ہے کہ کوئی شخص خود اپنے آپ کو اپنے باپ کے علاوہ کسی دوسرے شخص کی طرف منسوب نہ کرے، جس نے کسی دوسرے کو جان بوجھ کر اپنا باپ ظاہر کیا وہ کافر ہوگا۔ [3]

اس طرح وراثت کا مسئلہ ہے کہ لے پاک بیٹا حقیقی بیٹے کا مقام نہیں لے سکتا، یہ بھی ناممکن ہے کہ کسی کے دو باپ ہوں، باپ وہی ہے جس کے نطفہ سے وہ پیدا ہوا ہے بشرطیکہ جائز نکاح سے ہو، دوسرا کوئی شخص نہ اس کا حقیقی باپ ہو سکتا ہے اور نہ وہ اس کا حقیقی بیٹا بن سکتا ہے۔ متبنیٰ اپنے نقلی باپ کا وارث نہیں بن سکتا اور نہ باپ اس متبنیٰ کا وارث ہو سکتا ہے۔ حقیقی بیٹا ہی باپ کا وارث ہوگا اور حقیقی باپ ہی بیٹے کا وارث قرار دیا جائے گا، ہر شخص اپنے متبنیٰ کی مطلقہ بیوی سے نکاح کر سکتا ہے اسی طرح متبنیٰ بھی اپنے نقلی باپ کی مطلقہ یا بیوہ سے نکاح کر سکتا ہے، عرب معاشرہ میں یہ رسم عام تھی جس کی اصلاح اللہ تعالیٰ نے اس طرح فرمائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے لے پاک کی مطلقہ بیوی سیدہ زینب رضی اللہ عنہ سے نکاح دیا جس کی تفصیل سورۃ احزاب آیت نمبر ۳۷ میں دیکھی جاسکتی ہے۔

اس طرح پردہ کا مسئلہ ہے کہ لے پاک جس گھر میں رہتا ہے، اس میں جتنی بھی غیر محرم عورتیں ہیں وہ اس کے لیے لے پاک بن جانے سے محرم نہیں بن جائیں گے، مثلاً پرورش



کنندہ کی بیوی اور اس کی بیٹیاں لے پاک کے لیے غیر محرم ہیں اور شرعی طور پر اس سے پردہ کرنے کی پابند ہیں، لہٰذا آزادی بہت سی معاشرتی بیماریاں جنم لیتی ہیں اور عملاً ہمارے معاشرہ میں ایسے کئی واقعات ہوئے ہیں، اس کی بہترین صورت یہ ہے کہ پرورش کنندہ اپنی کسی بیٹی کا اس سے نکاح کر دے، بہر حال اسلام نے اس کی اس قدر حوصلہ افزائی نہیں کی ہے جتنی ہمارے ہاں خیال کی جاتی ہے لے پاک کسی صورت نقلی باپ کا وارث نہیں بن سکتا اور نہ ہی وہ اصل بیٹے کا مقام لے سکتا ہے۔ (واللہ اعلم)

[1] ۳۳/ الاحزاب: ۵۔

[2] صحیح بخاری، التفسیر: ۳۸۸۲۔

[3] صحیح بخاری، المناقب: ۳۵۰۸۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد: 3، صفحہ نمبر: 315

محدث فتویٰ